

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
حَسْبُكَ مَا مَقَامُ مُحَمَّدٍ

۵۶
۱۹۵۴

روزنامہ

جمعہ

۱۶ جولائی ۱۹۵۴ء

فردوس

الفضل

جلد ۲۶ نمبر ۱۶
۱۸ صلیح ۱۳۶۸ ۸ اجنوری ۱۹۵۴ء نمبر ۱۶

— اخبار احمد —

لاہور، ۱۶ جنوری۔ کل محترم نواب محمد عبداللہ خان صاحب کا پندرہویں سالہ
کھانسی میں نسبتاً فرق ہے لیکن کمزوری بہت ہے۔ احباب صحت کا ملہ کے لئے
دعا تیر جاری رکھیں۔

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست
احباب کو جب کہ الفضل کے ذریعہ علم ہو چکا ہوگا۔ مکرم مبارک احمد صاحب
ساقی سلیخ ناچیر یا کالڈن میں السرک اپریشن ہوا ہے۔ یہ اپریشن ۲۱ کو پھر بجے
شام ہوا تھا۔ جو افضلہ تھلے کا دیاب رہا ہے۔ انہیں بے پوشش کر دیا گیا تھا۔
اور بے پوشی رات کے ۳ بجے تک رہی۔ گلو کوز ٹالی کے ذریعہ غذا کے طور پر دیا جاتا رہا
ہے۔ کمزوری زیادہ ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ اپنے تمام بھائی
کی سفایابی کے لئے خاص توجہ سے دعا
فرمائیں۔

درخواست جمعاً

اہلہ صاحبہ مولوی روشن دین صاحبہ
سلیخ سقآ آجکل شدید بیمار ہیں۔
احباب سے ان کی صحت کا ملہ کے
لئے دعا کی درخواست ہے۔
تین بچے سکن پھر چکی ہوگا۔

سلامتی کونسل نے مسئلہ کشمیر پر غور کرنا شروع کر دیا

پاکستان کی طرف سے ناظم لائے شماری مقرر کرنے اور ریاست اور اقوام متحدہ کی فوج
بھیجا کر حیدرآباد لائے شماری کرنے کا مطالبہ
ہندوستانی نائنڈے کا جواب سننے کیلئے کونسل کا آئندہ اجلاس بدھ کے روز ہوگا

نیروارک مارچوری۔ آج یہاں اقوام متحدہ کی حفاظت کونسل میں مسئلہ کشمیر پر بحث شروع ہو گئی۔ وزیر خارجہ پاکستان ملک
فیروز خان نون نے بحث کا آغاز کرتے ہوئے مطالبہ کیا کہ ریاست میں استصواب رائے کے لئے ٹیٹو لایا جائے مقرر کیا جائے۔ ریاست
میں پاکستانی بھارتی اور قاضی فوری بائیں ریاست کشمیر میں سے بھی غیر کشمیریوں کو نکال دیا جائے۔ اور دونوں دفاعی مسالوق اور
ریاست کے تحفظ کا کام فوری طور پر اقوام
متحدہ کی فوجوں کے سپرد کر دیا جائے۔ ملک
نون نے کہا کہ صورت حال کو خراب کرنے
سے صرف اس طرح بچا جاسکتا ہے۔
ملک نون نے الزام عائد کیا کہ بھارتی
حکومت حفاظت کونسل کی واضح ہدایات
اور اس میں الاقوامی عہدے کے باوجود کہ
ریاست کے مستقبل کا فیصلہ وقت آزاد
اور غیر جانبدارانہ رائے شامی کے ذریعہ
ہوگا۔ ۲۶ جنوری کو ریاست کے بھارت
میں اقدام کی سزا دی گئی ہے۔
وزیر خارجہ نے تنازع کشمیر کی تاریخ
بیان کرتے ہوئے حفاظت کونسل سے درخواست
کی کہ وہ بھارت کے اقدام کے متعلق سرنگ
کی نام نہاد دستور ساز نہیں کو فیصلہ کرنے
سے باز رکھے۔ اور سابقہ قراردادوں کے
مطابق ریاست میں استصواب کا وعدہ پورا
کرے۔

ملک فیروز خان نون کی تقریر کے فوراً ہندوستانی
نمائندہ سرگشتیا میں نے کہا۔ کہ جب جواب
دینے کے لئے اپنی حکومت سے مشورہ کرنا پڑا
اس لئے مجھے وقت دیا جائے اور اجلاس
سرگشتیا ملتوی کر دیا جائے۔ اس پر ہندوستانی
مشیر کیلٹ لاج نے کہا کہ وقت بے شک
دیا جائے۔ لیکن پاکستان کے بیان پر بہت
احتیاط سے غور کرنے کی ضرورت ہے جیسا کہ
پاکستان نے کہا ہے اس ماہ کی ۱۶ تاریخ کو
ہندوستانی کشمیر کو اپنے علاقے میں ضم کرنے
کے انتظامات کر رہا ہے۔ اس لئے کونسل کو
اس تاریخ سے پہلے اپنے اس مسئلہ پر اپنی
پوزیشن متعین کر لینا چاہیے۔ برطانیہ
آسٹریلیا۔ کیوبا اور کونستانتینک کے
نمائندوں نے بھی بحث میں حصہ لیا۔ اور کشمیر
کو ہندوستان میں ضم کرنے کو فیصلہ فوری قرار دیا
کونسل نے ہندوستانی نمائندہ کا پورب
سننے کے لئے آئندہ بدھ کو یعنی سوم جنوری کو
اجلاس بلائے گا فیصلہ کیا۔



سلاخ نمبر	۱	۲	۳	۴	۵
ازلاہور آئے رہے	5-50	7-45	10-15	12-45	3-15
از لاہور آئے لایا	5-30	8-15	11-15	2-30	4-15
از سرگودھا آئے رہے	4-30	7-15	10-15	1-30	3-15
از لاہور آئے سرگودھا	8-45	11-30	2-00	4-30	7-00

اڈھ لاہور ہر دن شاہ عالمی بلقیل کھسندہ
متصل ٹائم سنڈ
اڈھ سرگودھا متصل اڈھ پنجاب راپورٹ
فون نمبر لاہور 2700

طائفہ سبیل
طارق انیسٹ کیسینی

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ جمادی الثانی ۱۹۵۴ء

آرہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج

عالمی عدالت کے جج چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر جو تقریر فرمائی ہے اور جس کا خلاصہ الفضل میں شائع ہو رہا ہے، ایک ایسی تقریر ہے۔ جو ہر ایسے مسلمان کو جو دنیا میں اسلام کے غلبہ کا خواہشمند ہے، اور جو دینِ مکتبہ کی تبلیغ و اشاعت سے دلچسپی رکھتا ہے، غور سے پڑھنی چاہیے تاکہ اگر وہ موجودہ مسلمان کہلانے والی انوار کے نمکند زدہ حالات سے منہموم ہے یا اسلام کی ترقی سے یاس اس کے دل پر چھا رہی ہے، تو وہ اسلام کی اشاعت و ترقی کی نئی راہیں کھلتی اور اس کی جدید فتوحات کی قابلیت دیکھ کر خوش ہو۔ اور یاس کو چھوڑ کر اسلام کے خوشگوار مستقبل کا نقشہ اس کی آنکھوں کے سامنے آجائے۔

یہ تقریر کوئی خیالی امیدوں اور توقعات پر مبنی نہیں ہے، بلکہ اس میں ٹھوس مثالیں دی گئی ہیں، کہ کس طرح احرار یورپ کا مزاج اسلام کی طرف آرہا ہے، اور وہ کس طرح اس الہی پیغام کو لبیک کہہ رہے ہیں، تقریر کا خلاصہ جیسا کہ ہم نے کہا ہے الفضل میں شائع ہو رہا ہے، یہاں ہم اس خلاصہ میں سے صرف ایک بات کا از سر نو ذکر کرتے ہیں۔ اور وہ اطالیہ خاتون پروفیسر واگ لیری (ندھیا لہ) کی کتاب "موسومہ اسلام کی تصدیق" (Apology of Islam) کا ذکر ہے، جس میں انہوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام کے متعلق ہماریت پر شرق و حجت اور دلچسپ خیالات کا اظہار کیا ہے، چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب فرماتے ہیں:

”میں نے اس کتاب کو پڑھا تو میری طبیعت پر اس کا ایک خاص اثر پڑا۔ اس کے بعد میرے سبب ان نے مجھے دیکھ کر کہا، تم آج کچھ منوم معلوم ہوئے ہو، میں نے کہا آج میں اس کتاب کو پڑھ کر رونا رہا ہوں، اس میں بعض واقعات عشق کے ایک ایسے جذبے کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں، کہ جس سے میں متاثر ہونے لگا۔“

انہوں نے صاف لکھا ہے، کہ محمد خدا کے پیچھے ہی تھے، اور یہ لکھنے کے بعد ایک بڑی لطیف بات کہی ہے، وہ لکھتی ہیں کہ یہ ماننا پڑتا ہے، کہ قرآن اور حدیث کی زبان ایک جیسی نہیں ہے، محمدؐ نے ساری عمر میں ایک ہی شعر کہا تھا، اور اس کے نزدیک شہریت کا بوجھ بھی نہیں پھٹکی، سبلا ایسا شخص خود سارا قرآن کیسے لکھ سکتا تھا۔ اس سے انہوں نے یہ استنباط کیا ہے، کہ قرآن فی الحقیقت خدا ہی کی طرف سے ہے، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے، کہ ان کی زندگی قرآن کا عملی نمونہ تھی۔“

اس سے جہاں یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ کتاب کس محبت اور جوش عقیدت سے لکھی گئی ہے، وہاں ایک ایسے غلط خیال کی بھی تردید ہوتی ہے، جو قرآن کریم کے اصلی منبع کے متعلق مادہ پرستی کے زیر اثر بعض مستشرقین اور دیگر کفر پرست لوگ ظاہر کرتے رہے ہیں، اور جس سے انہوں نے کہ بعض مغرب زدہ مسلمان بھی اثر پذیر نظر آتے ہیں، اکثر مستشرقین جب قرآن کریم اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق لکھتے ہیں، تو یہ تصور دلاتے ہیں، کہ اللہ یا ماد اللہ کو کش کر رہے ہیں، کہ یہ عظیم کتاب پیغمبر علیہ السلام کی اپنی تمییز سے ہے، اور اس کی فصاحت و بلاغت کو آپ کی ذاتی قابلیت کی طرف منسوب کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت فصیح و بلیغ و بلاغی ہوتے تھے، اور اس میں ایک منہا نہ حیثیت کے مالک تھے، چنانچہ خود آپ کا تو یہ ہے کہ انما افصح العرب لکلی، پروفیسر واگ لیری نے اللہ تعالیٰ کے کلام اور آپ کے کلام کے درمیان جو فرق ہے اس کا نہایت ٹھوس اور بین ثبوت یہ پیش کیا ہے، کہ احادیث میں جو کلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موجود ہے، اس کی زبان اور قرآن کریم کی زبان مختلف ہے، اس کا مطلب یہ نہیں ہے، کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی فصاحت و بلاغت میں نوزاد اللہ کوئی خامی یا نقص ہے، بلکہ اس کا مطلب یہ ہے، کہ اللہ تعالیٰ کے کلام میں وہ شان پائی جاتی ہے، جو اللہ تعالیٰ

ہی کوڑیسا ہے، اور کسی انسان کو خواہ وہ کتنا ہی عظیم الشان ہو، وہ شان حاصل نہیں ہو سکتی۔

اس سے یہ بھی بات واضح ہوتی ہے، کہ مغرب کے لوگ خواہ وہ آج مادہ پرستی کی کیسی ہی عمیق غاریں گر چکے ہیں، ان میں بھی بجز نت سعید رو میں ابھی ہیں، جو اللہ تعالیٰ کے کلام کی شان و شوکت محسوس کر سکتے ہیں، بہر حال اس سے یقین ہوتا ہے، کہ اسلام ضرور جلد یا بدیر مغرب میں اپنی راہ پیدا کر لے گا، اور جو لوگ یہ سمجھتے ہیں، کہ اہل مغرب کی طبائع اس کے مناسب نہیں، وہ سخت غلطی خوردہ ہیں، چودھری محمد ظفر اللہ خاں صاحب فرماتے ہیں:

”اس کے باوجود اگر لوگ یہ کہتے ہیں، کہ تم لوگ محض ملیح سازی کے طور پر یورپی کہہ دیتے ہو، ورنہ اسلام کے متعلق مغرب میں کوئی دلچسپی نہیں پڑے گی، تو سوائے اس کے اور کیا سمجھا جائے، کہ وہ دل میں شرمندہ ہیں، کہ وہ خود تو اس ہدایت کو چھوڑ کر چلے گئے تھے، لیکن اب دوسرے لوگ جو پہلے اس کے مخالف تھے، اس میں دلچسپی لے رہے ہیں، اور اس کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔“

ہمیں امید ہے، کہ ایسے لوگوں کے لئے محترمہ واگ لیری کی کتاب چشم کشائی کا باعث ہوگی، اور مسلمانوں کے لئے بہت افزائی کا سامان مہیا کرے گا، اور وہ لوگ جو اسلام کی ترقی سے مایوس ہو چکے ہیں، ان کو اپنی رائے بدلنا پڑے گا، اور اگر وہ مسلمان ہیں، تو انہیں اشاعت دین کی ہم کا از سر نو آغاز کرنے کی رہنمائی کرے گا، تاکہ وہ اس فریضہ کی ادائیگی سے سبکدوش نہ ہوں، جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے مقرر کیا ہے، کہ

کنتم خیر امتہ اخرجت للناس تامرکون بالمعروف وتنہون عن المنکر (آل عمران ع)

پندرہ مرمت مقدس مقامات کو یاد رکھیں

(آنحضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کے مقدس مقامات کو گذشتہ بار شیوں اور سیم وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان پہنچا ہے، اس کے پیش نظر الفضل میں متعدد مرتبہ تحریک شائع ہو چکی ہے، حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی اس کام کی اہمیت کے پیش نظر اس مدین ایک ہزار روپیہ کا گران قدر چندہ عنایت فرمایا ہے، دوسرے احباب بھی حسب توفیق اس ضروری اور مبارک تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں، یہ ایک اہم قومی فریضہ ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد دفتر حفاظت مرکز ہند ربوہ

اعلان دارالقضاء

چودھری فتح محمد صاحب سیال کی اراضیات کے متعلق دعاوی کی سماعت پہلے تھانہ میں بند کردی گئی تھی، لیکن اب دوبارہ تھانہ میں ان کی سماعت کا فیصلہ کیا گیا ہے، لہذا تمام ایسے دوست جو ان اراضیات کے دعویدار ہیں، مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۴ء بوقت ۹ بجے صبح بورڈ قضاء ربوہ میں پیش ہونے کے لئے آئیں، اگر کوئی صاحب نہ آئے تو ان کی عدم موجودگی میں فیصلہ کر دیا جائے گا، اور بعد میں ان کا کوئی عذر قابل سماعت نہ ہوگا۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رحمہ اللہ حضرت سید محمد علیہ السلام کی نظرِ شفقت کے چند نمونے

حضرت سید محمد علیہ السلام اپنے حب صادق حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ کے ساتھ جس طرح شفقت کے ساتھ پیش آئے اور آپ کا ہر طرح خیال دیکھتے تھے۔ اس کے چند نمونے حضرت مفتی صاحب کے کتاب "ذکر جیب" عین السلاسل سے درج ذیل کئے جاتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

مخدوم نے خدمت کا نمونہ دکھایا مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ وہ ہلال پور سے قادیان آیا ہوا تھا غالباً ۱۸۹۵ء یا ۱۸۹۶ء کا واقعہ ہوگا۔ مجھے حضرت صاحب نے مسجد مبارک میں بٹھایا۔ چونکہ اس وقت ایک چھینٹی مٹی مگدھی تھی۔ فرمایا کہ آپ بیٹھنے میں آپ کے لئے کھانا لاتا ہوں۔ یہ کہہ کر آپ اندر تشریف لے گئے میرا خیال تھا کہ کسی خادم کے ہاتھ کھانا بھرنے لگے۔ مگر چند منٹ کے بعد جبکہ کھڑکی کھلی۔ تو میں یاد کیٹھا ہوں کہ اپنے ہاتھ سے سین اٹھائے ہوئے میرے لئے کھانا لائے ہیں۔ مجھے دیکھ کر فرمایا کہ آپ کھانا کھائیے میں پانی لاتا ہوں بے اختیار رقت سے میرے آنسو نکل آئے۔ کہ جب حضرت ہمارے مقدّمات پیشوا ہو کر ہلاوی یہ خدمت کرتے ہیں۔ تو ہمیں آپس میں ایک دوسرے کی کس قدر خدمت کرنی چاہیے۔

عاجز کے مکان پر تشریف لائے جب حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والہ سلام میرے تمام ایک مقدمہ میں شہادت کے واسطے ملان تشریف لے گئے۔ اور وہیسی پر لاہور میں ایک دو روز بٹھہرے۔ عاجز راختم کیا تھا۔ حضور نے کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکا۔ حضور نے دریافت کیا کہ مفتی صاحب بیٹھے نہیں آئے کیا سبب ہے۔ کسی نے عرض کی کہ وہ بیمار ہیں بل نہیں سکتے۔ اس پر حضور خود میرے مکان پر حملہ سستیال میں تشریف لائے۔ زور تک پاس بیٹھے رہے پانی منگو کر کچھ پھرکے اس میں دم کیا اور مجھے پلایا۔ اور اٹھتے ہوئے فرمایا۔ آپ بیمار ہیں بیمار کی دعا بھی قبول ہوتی ہے۔ آپ ہاری کا بیان کے واسطے دعا کریں۔

عاجز راقم کی تبدیلی مدرسہ سے ایڈیٹری البدر کی طرف جب راجح منقلد میں براہِ عمر افضل فان صاحب مرحوم کی وفات ہوئی۔ اور عاجز راقم کی خدمات قلم الاسلام ہائی سکول کی بڑا ماسٹری سے اجازت البدر کی ایڈیٹری کی طرف منتقل کی گئیں تو حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت مولیٰ نور الدین صاحب رحمہ کی طاعت سے مفصل ذیل اعانات شائع ہوئے۔ جو اخبار البدر عبدالغنی سورنہ اور اپریل ۱۹۵۷ء سے نقل کئے جاتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مخدومہ وفضل علی رسولہ الکریم
اطلاع

میں بڑی خوشی سے یہ چند سطرین تحریر کرتا ہوں کہ اگر یہ مفتی محمد افضل مرحوم ایڈیٹر اخبار البدر تھانے اہلی سے فوت ہو گئے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے شکر اور فضل سے ان کا ختم البدل انجام کو ہاتھ آ گیا ہے۔ یعنی ہمارے سلسلہ کے ایک برگزیدہ رکن رحمان صالح اور ہر ایک طور سے لائق جن کی خوبیوں کے بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ یعنی مفتی محمد صادق صاحب بھر دوکان تمام فتنش محمد افضل مرحوم ہو گئے ہیں۔ میری دلالت میں خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اس اجنبی کی قسمت جاگ اٹھی ہے۔ کہ اس کو ایسا لائق اور صالح ایڈیٹر ہاتھ آ گیا۔ خدا تعالیٰ یہ کام ان کے سنے مبارک کرے۔ اور ان کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آمین
نور امین خاکسار مرزا غلام احمد
۲۳ محرم الحرام ۱۳۷۶ھ میں صاحبان اخبار والسلام
۳۰ مارچ ۱۹۵۷ء

ایک خواب میں عاجز راقم کا ذکر ۲۲ اکتوبر ۱۸۹۹ء کو حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ جس میں حضور نے اپنی اہلیاں پیشگوئی کر کے عزت کا خطاب کئے پورا ہونے کے متعلق تشریح فرمائی۔ کہ پیشگوئیاں کس طرح پوری ہوئی ہیں۔ اس میں حضور نے اپنا ایک خواب بھی بیان کیا ہے۔ جس میں میرا نام آتا ہے۔ اور پھر میرا ذکر کچھ ہے اس واسطے درج ذیل کیا جا رہے۔

مگر میرا کہ میں نے بھی بیان کیا ہے۔ یہ میرا ہی خیال ہے۔ ابھی کوئی الہامی تشریح نہیں ہے۔ میرے ہاتھ خدا تعالیٰ کی عادت تھی کہ کبھی کبھی پیشگوئی میں مجھے اپنی طرف سے کوئی تشریح عنایت کرتا ہے۔ اور کبھی مجھے میرے فہم پر ہی چھوڑ دیتا ہے۔ گو یہ تشریح جو ابھی میں نے کی ہے۔ اس کی ایک خواب بھی مؤید ہے۔ جو ابھی ۱۲ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو میں نے دیکھی ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ میں نے خواب میں جسی اخوی مفتی محمد صادق کو دیکھا ہے۔ اور حمل اسکے جو میں اس خواب کی تفصیل بیان کرنا اس قدر کھانا فائدہ سے خانی نہیں ہوگا کہ مفتی محمد صادق میری جماعت میں سے اور میرے مخلص دوستوں میں سے ہیں۔ جن کا کھر بھیرہ شاہ پور میں ہے۔ مگر ان دنوں میں ان کی ملازمت لاہور میں ہے یہ اپنے نام کی طرح ایک حب صادق ہیں۔ مجھے انہوں نے کہا کہ میں ہشتاد و ہر اکتوبر ۱۸۹۹ء میں ہر سہ ماہی ان کا تذکرہ کرنا بھول گیا۔ یہ ہمیشہ میری دین خدمات میں نہایت جوش سے مصروف رہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

اب خواب کی تفصیل یہ ہے کہ میں نے مفتی صاحب کو صوفیہ کو خواب میں دیکھا کہ نہایت رکش اور چمکتا ہوا چہرہ ہے اور ایک لباس فاخر جو سیدھے پہنے ہوئے ہیں۔ اور ہم دونوں ایک گلی میں سواری میں اور وہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ان کا کھر پر میں نے ہاتھ لکھا ہوا ہے۔ خواب ہے اور اس کی توجیہ خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالی ہے یہ ہے کہ صدق جس سے میں محنت رکھتا ہوں ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جب کہ میں نے صادق کو دیکھا ہے۔

کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے۔ ابھی طرح وہ وقت قریب ہے کہ میں صادق مجھجا بائوں گا۔ اور صدق کی چمک لوگوں پر پڑے گی۔

عاجز راقم کی تیمارداری سلسلہ میں جبکہ عاجز قلم الاسلام ہائی سکول قادیان کا بڑا ماسٹر تھا اور مقدمہ کرم دین کے سبب نگر اور سپورس اکثر حضرت اقدس سید محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر رہتا تھا۔ ان ایام میں گورد اسپور میں مجھے لگا ہوا کھانا ہونے لگا۔ جو قریباً ہر وقت رہتا۔ اور مقدمہ کے بعد قادیان میں جب اس بیمار کا سلسلہ زبان شروع ہوئی۔ تو میں مدرسہ کے کام کی طرف بہت کم توجہ کر سکتا تھا۔ اور اکثر مکان پر رہتا۔ اور حضرت مولیٰ نور الدین صاحب ہندو اول رضی اللہ عنہما کے زیر علاج تھا۔ کچھ جب ان کے علاج سے فائدہ نہ ہوا۔ تو حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود بھی دو ماہیں ذی شریع کیں۔ اور بالآخر جس دوران سے فائدہ ہوا۔ وہ ایک گولی تھی۔ جو حضرت سید محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خود اپنے ہاتھ سے روزانہ بنا کر مجھے بھیجا کرتے تھے۔ اور باوجود میرے اصرار کے کہ مجھے نسخہ بتایا جائے نسخہ نہ بتاتے تھے۔ بلکہ فرمایا کہ تمہارے کہ میں خود ہی بنا کر بھیج دوں گا۔ اور میں لینے کے واسطے اصرار اس واسطے کرنا تھا کہ روزانہ حضرت صاحب کو گولی کے تیار کرنے کی تکلیف نہ ہو۔ اور آپ کا تخمینہ وقت میرے لئے خرچ نہ ہو۔ بلکہ احمد دینی کا بدل میں صرف ہو۔ لیکن حضور ازراہ عنایت و مہربانی خود ہی گولی بنا کر بھیجے۔

محترم چوہدری نور محمد صاحب مرحوم کے قابلیت کی روز میں تدفین ناظر اصلاح و ارشاد کے چوتھے بھائی محترم چوہدری نور محمد صاحب سیال محرم کا قوت جو سورنہ ۱۲ جنوری ۱۹۵۷ء میں فوت ہوئے اور ان کی تدفین محلان تحصیل قصور کے دیوبند لایا گیا۔ اور ۱۳ جنوری کو ہنرمند کے خطہ صفابہ میں سپرد خاک کی گئی۔ حضرت امیر امین ایدہ اللہ تعالیٰ عنہم حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے جنازے کے ساتھ ہی بھی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ ۱۸ جنوری ۱۹۵۷ء کو ۴۲ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور کچھ عرصہ تک میں ان کی سپرد خاک کی گیا تھا۔ آپ کے ایک صاحبزادے ہر وہی صاحب سیال تھوڑے عرصے کے بعد فوت ہوئے اور کچھ عرصہ تک میں ان کی سپرد خاک کی گیا تھا۔ آپ کے صاحبزادے ہر وہی صاحب سیال تھوڑے عرصے کے بعد فوت ہوئے اور کچھ عرصہ تک میں ان کی سپرد خاک کی گیا تھا۔ آپ کے صاحبزادے ہر وہی صاحب سیال تھوڑے عرصے کے بعد فوت ہوئے اور کچھ عرصہ تک میں ان کی سپرد خاک کی گیا تھا۔

ڈچ کی آنا کی سرزمین میں حتی و صداقت کی نمایاں فتح

شدید مخالفت کے باوجود سید الفطرت روضوں کا قبولِ حتی

از مکرّم شہید ذہیب احمد صاحب الحق مبلغ ڈچ کی آنا۔ بوسلمت وکالت بین المللہ

ڈچ کی آنا میں احمدی مشن کے قیام کے مختصر حالات

خانگاہ اور برادرم مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی مولوی فاضل مبلغ ٹرینڈاڈ کو حضور پر نور پاکیزہ ارشاد پہنچا کہ ہم ڈچ کی آنا جائیں۔ پڑاؤ کو پرے کر کے ٹرینڈاڈ میں مفصل پروگرام تجویز کیا۔ اور دوسرے دن صبح ہم دوڑنے لگے اپنی سہیلیں بک کر دیں اور ایک بیگمزدی امور کی انجام دہی میں مصروف رہے پڑاؤ کی شام کو سات بجے جامعہ احمدی ٹرینڈاڈ کی طرف سے اور دو عالمی بکریں پیش کیا گیا۔ اور یہ تقریب جامعہ کے نائب صدر مشرف رفقہ کے مکان میں عمل میں لائی تھی۔ اسی دن ہم نے ڈچ کی آنا میں مسرت حال ترین صاحب اور جن جن صاحب (دالہ عبد العزیز صاحب منظر حاضر رہے) اور (دو) برادر صاحب کو اپنی آمد کی اطلاع دیا۔

ہمارے چاہنے والے پانچ بیگمزدیوں سے برادری کی ادنیٰ تین گھنٹوں کی مسلسل پڑاؤ کے بعد ساڑھے پانچ بجے دیاوارہ مارمبوہ کے ہوائی اڈہ پر جو شہر سے تین میل کے فاصلہ پر تھا پہنچے۔ باہر ایک کثیر تعداد میں احباب استقبال کے لئے موجود تھے کسٹم وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد ہمارے مہمانوں نے آٹھ بجے ہمیں ہمیں جن صاحب کے مکان پر پہنچے۔ حضور پر نور دیر بعد ہی ایک تقریب عمل میں لائی تھی۔ جس میں خانگاہ اور مولوی محمد اسحاق صاحب فاضل نے مشن کے قیام اور اپنی آمد کی غرض بیان کی کافی مدت کے بعد ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔

دوسرے دن اخبار "دی بزنس فاؤنڈ" میں ہمارا انٹرویو پبلش ہوا۔ یہاں کی انجمن اسلامہ ایک آزاد انجمن ہے آئیچیز محاذ سے اس کا تعلق کسی بھی جامعہ سے نہیں ہے۔ مولوی جامعہ کے ساتھ نہ کسی اور سے۔ البتہ خیالات ایک لحاظ سے مل سکتے ہیں۔ ہم دونوں نے آٹھ بجے اپنے مجوزہ پروگرام کے مطابق اسلام کو پھیلانے کا مقصد ہے۔ اور قرآن پاک کی عظمت اور فضائل پر مشتمل بیچوں کا سلسلہ جاری کر دیا۔ جن کا اثر

لوگوں پر بہت ہی اچھا ہوا۔ اور کثرت کے ساتھ ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے لوگ ہمارے پاس آئے۔ ہماری یہ کامیابی ہمیں اچھی لگی۔ کو ایک آٹھ بجے تھی اور اندر ہی اندر مولوی عبد الحق صاحب دہلی نے ہمارے خلاف پروپیگنڈا شروع کر دیا تھا کہ ہمارا مولوی صاحب کورسٹ نے خطبہ جمعہ میں منبر پر کھڑے ہو کر ایسے شدید گندے لہجے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ذمت مقدمہ پر لے کر ترقی کی حامی سے بھی نہیں کی جا سکتی۔ چہ جائیکہ ایک اچھا پڑھا لکھا انسان کیسے ہمارے پاس آنے سے سخی سے منع کیا جائے گا۔ جو شخص ہمارے پاس آنا اور ہم سے ذمہ داری محبت اور ہمدردی کا اظہار کرتا اس کو پورا کرنے کے لئے "قادیاں" کے نام سے پکارتا جاتا ہے۔ جو یہ بھی ناگوار ثابت ہوا۔ تو مولوی دہلی صاحب نے ہم کو مہلتیں اور پورے اختلافات ختم کرنا شروع کیے۔ لیکن ہم ان کیوں کر سن کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر پر عمل کرتے رہے۔

گھالیوں کو دعا دیا ہے دکھاؤ اور دکھ کر کبر کی عادت جو دکھو تم دکھاؤ دکھ کر یہ گناہوں کو بھی معلوم ہوتی تھیں اور ہوتی بھی گناہوں کو بھی نہ جب کہ ہماری ترقی کا اور ان ہی میں مفسر تھا کہ ہم کو نظر آ رہا تھا کہ کامیابی ہماری طرف دوڑا رہی ہے۔ یہ مخالفت ہمارا دوستی صاف کر رہی تھی۔

چکی تھی۔ چنانچہ ہر فرد کی تہنیت کو یہ روح پرورد نظارہ نظر آیا کہ مخلصین اخصاص و عقیدت کا پیکر ہے ہرے خلاف ثابت سے حلف و فادری اٹھایا اور باوجود زبردت اعلان کیا کہ آج سے ہم حقیقی احمدی ہیں اس سے قبل کہ ہم احمدی تھے۔ لیکن اچھی تک ایک برہہ حاکم تھا۔ جو آج دور ہو گیا۔ آج نئی انگلیوں نے جوش و خروش اور نئے دور کے ساتھ ہم اپنے آپ کو حضرت اسلام کے لئے پیش کرتے ہیں۔ حقیقی محبت نے ہمارے قلوب کو فتح کر لیا جس کا لذت اور چاشنی اس سے قبل ہم نے نہ چکھی تھی۔

ڈچ کی آنا میں جامعہ مہلتیں کا مختصر سے عرصہ میں قائم ہونا اور دیکھنے کا دیکھتے ترقی کرنا خدا کی نعمت کا ایک ناقابل فراموش نشان ہے جو مخالفت کا طوفان بھی عروج پر ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ سید و رحمن کو خوابوں کے ذریعہ آستانہ خلافت پر چمکاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صرف مجھ کو برے کا دعویٰ کی تھا یہ عقائد و عظیم جو مسیح موعود دیا تھی صاحب کی طرف سے کی گئی۔ خدا تعالیٰ کی قدرت ملاحظہ ہر اس وعظ کا نتیجہ یہ ہوا کہ جن لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ ان کے جذبات سخت مجروح ہوئے اور انہوں نے صحیح حقیقت سے آگاہ ہونے کا آخری فیصلہ کر لیا اور ان میں یہ عیسوی خواہش پیدا ہوئی کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی کتب کو دیکھیں چنانچہ اپنی لوگوں میں سے ایک صاحب جن کا نام عبد المکریم ٹمبر میں ہے اور جو یاس حبیب کے عرف سے مشہور ہیں۔ انہوں نے خانگاہ اور مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی کو اپنے گھر دعوت دی۔ ہم وہاں گئے۔ یاس صاحب نے ہم سے ایک سوال کیا کہ کیا آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایسا ہی مانتے ہیں۔ جس سے رسول پاک کی تو این ہوتی ہے؟ اور جس سے حضرت رزاق صاحب کو رسول

پاک کا مقام ملتا ہے؟ ہم نے کہا یہ باطل تصورًا الزام ہے۔ اور یہ الزام محض اور محض ذاتی معاملہ اور ذاتی دشمنی کی وجہ سے دیا جاتا ہے۔ دو گھنٹہ تک اس مسئلہ نبوت پر ان کے ساتھ گفتگو ہوتی رہی۔

جب سے ہم یعنی خانگاہ شیخ رشید احمد اور مولوی محمد اسحاق صاحب ساقی آڈچ کی آنا میں آئے ہیں وہاں بھی صاحب نے اپنے تئیں بیچوں میں مختلف اور متضاد بیان دئے ہیں۔ پہلا بیان انہوں نے اپنے خطبہ جمعہ میں دیا کہ وہ حضرت مرزا صاحب کو نقل اور بردہ ہی نہیں مانتے صرف محدود مانتے ہیں اس کے بعد دوسرا بیان انجمن امدادیہ میں دیا جس میں پھر بھی بیان کیا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ لانسٹی بعد ہی انہوں نے رسول پاک کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا خواہ وہ نقلی ہو یا بردہ ہی۔

جب لوگوں نے مولانا صاحب سے یہ باتیں سنیں تو وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا تھا وہ بڑے حیران ہوئے۔ کہ یہ کیا بات ہے آج سے چند سال پہلے جب یہ مولانا صاحب پہلی بار یہاں تشریف لائے تھے تو انہوں نے خود ہی ہم کو یہ بتایا کہ مرزا صاحب نقلی اور بردہ ہی نہیں ہیں اور آج چند سال بعد خود ہی اس بات کا اٹھا کر رہے ہیں۔ جس کی تعلیم خود ہم کو انہوں نے دی اور کچھ لوگ مولوی دہلی صاحب کے پاس گئے اور ان سے دریافت کی۔ اب مولوی صاحب کے لئے بہت مشکل پیش آئی تو انہوں نے اپنے تئیں بیچوں میں فرمایا کہ میں بھی خود مرزا صاحب کو نقلی اور بردہ ہی مانتا ہوں۔ لیکن نقلی اور بردہ ہی نہیں ہوتا۔ اس بیان سے تو لوگ اور بھی مولوی دہلی صاحب سے بدظن ہونے لگے۔ یہ دو باتیں یاس حبیب صاحب کے مکان پر دو دن گفتگو میں ہوئیں۔ چنانچہ آج یاس حبیب صاحب کہنے لگے کہ میری یہ دلی خواہش ہے کہ میرے مکان پر آپ لوگوں اور مولوی دہلی صاحب کے مابین بالمشافہ گفتگو ہو جائے تا میں ایک ہی وقت میں دونوں کے دلائل سن کر حقیقت پہنچا لوں۔ اس پر ہم نے یاس صاحب سے کہا کہ آپ کے لئے فیصلہ کرنا بہت آسان بات ہے آپ دہلی صاحب کے بھی بیچوں میں اور ہمارے بھی بیچوں میں آئیں تو آپ کو حقیقت معلوم ہو جائے گی لیکن وہ بار بار اصرار کرنے لگے کہ آپ کسی

سندھ کے مشہور بزرگ سید رشید الدین صاحب کی شہادت کی مزید تصدیق

مذہب بالا بیان جو میں نے تحریر کیا ہے، بالکل سچا ہے۔ اور میں اللہ تعالیٰ کی قسم لگا کر یہ شہادت دیتا ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی لعنت اور لعنت نازل ہو۔

خاکسار شہید محمد ولد محمد عثمان سمیتو سکنہ شیخو منگیو نقلقہ سکرندہ ضلع نواب شاہ ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء

مذہب بالا بیان فاضل شہید صاحب نے ایک جلسہ عام میں بھی پڑھ کر سنایا جو موضع محمد نگر تحصیل سکرندہ ضلع نواب شاہ میں ۱۲ دسمبر ۱۹۵۵ء کو منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں تین صد کے قریب افراد جمع تھے۔ جن میں سے چند کے نام یہ ہیں:

(۱) صوفی محمد زینع صاحب لیشا سکرندہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس سکرندہ

(۲) چودھری محمد سعید جے پی زمیندار محمد نگر۔ (۳) حاجی عبدالرحمن صاحب رئیس باندھی ضلع نواب شاہ۔

(۴) ملک بشیر احمد صاحب ٹھہر مرچنٹ جیکب آباد۔ (۵) چودھری محمد یاسین صاحب زمیندار تعلقہ سکرندہ۔

(۶) خاکسار غلام احمد فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ (۷) ماسٹر عبدالرحمن صاحب سچائی سکول سکرندہ (۸) چودھری محمد عزیز صاحب غیر محمد نگر فارم۔

خاکسار غلام احمد فرخ سکرندہ۔

جو کہ یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ کہ مخالفت کے وہ اوچھے ہتھیار جو وہ ان دنوں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔ خدائی تقدیر کے مطابق قیامت تک کے لئے کند کر دئے گئے ہیں۔ حضرت محمود ایدہ اللہ العزیز کے لئے فتح اور ان کی مخالفت پر کمر بستہ ہونے والوں کے لئے شکست متقرر ہے۔ جیسا کہ کم و بیش نصف صد تک پھیلنے والے حالات اس پر شاہد ناظر ہیں۔ آخر میں تمام احباب حاجت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ نیز ہم عمر ہوں کو کچھ دعاؤں میں یاد رکھیں۔ جو درج ذیل ہر اول میل دور شدہ مخالفت کے طوفان سے دوچار ہیں۔ اور صحت اسلام کی توفیق دے۔

سندھ کے مشہور بزرگ سید رشید الدین صاحب جمعہ ۷ دسمبر ۱۹۵۷ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی شہادت اپنے اہلہام اور کشف کے ذریعہ دی تھی۔ یہ شہادت ۱۸۹۶ء سے متواتر اصدیہ لکچر میں بیان ہوتی آ رہی ہے۔ اسی سلسلہ میں ایک مزید تصدیق درج ذیل کی جاتی ہے۔ جو سندھ کے ایک ثقہ شخص نے مؤکد بغضاب قسم کے ساتھ بیان کی ہے۔

”میر فاضل شہید محمد ولد محمد عثمان قریب سمٹا سکن شیخو منگیو کہتا ہوں۔ کہ تقریباً ساٹھ سال کی بات ہے۔ کہ میں موضع چھتن شاہ تحصیل سکرندہ ضلع نواب شاہ میں میاں علی خاں صاحب تو مولک لاکھا کے پاس تسلیم حاصل کرتا تھا۔ کہ ایک دن ان کے پاس سکرندہ دراجت“ اخبار آیا۔ جس میں لکھا تھا۔ کہ تادیان پنجاب میں ایک شخص مرزا غلام احمد اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس وقت وہاں بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔ اخبار پڑھ کر حاجی ابوالخیر منگی نے جو سید رشید الدین صاحب اہلہام کے خلیفہ تھے۔ بھری مجلس میں کہا، کہ مجھے اپنے مرشد سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرزا صاحب تادیان نے شک حق پر ہیں۔ چنانچہ ایک دفعہ میر صاحب جب بمبئی تشریف لے گئے۔ تو آپ کا ایک مرید آدمی اپنے بیٹے اسماعیل کو میر صاحب کے پاس لایا۔ اور کہا کہ اس کو اپنا مرید بنا لیں۔ میر صاحب نے اس کے سر پر تالمقہ گھما کر کہا کہ یہ ایسے شخص کا مرید ہوگا۔ جو ہم سے درجے اور منزلت میں بڑھ کر ہوگا۔ عرض میر صاحب نے اس کو مرید نہیں بنایا۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اسماعیل آدمی نے میر صاحب کو خط لکھا۔ کہ تادیان پنجاب میں ایک شخص مہدی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے۔ اس کی نسبت آپ بتائیں۔ کہ وہ حق پر ہے یا نہیں۔ میر صاحب نے اس کو جواب میں لکھا۔ کہ وہ بالکل سچا ہے۔

گھڑی پر لکھی ساڑھے دس ہونے میں تین منٹ باقی تھے۔ کہ ایک کار سہارے مکان پر آکر لگی۔ اور بڑے زور سے ٹارن بجا۔ خاکسار اور مولوی ساقی صاحب اور کچھ اور دوست بھی وہاں کھڑے تھے۔ کار دیکھ کر ہم برآمدہ میں آ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں۔ کہ یاس حبیب صاحب آ رہے ہیں۔ اور بڑی بلند آواز سے کہتے آ رہے ہیں۔ کہ ”وہ جوڑے ہیں۔ بھاگ گئے ہیں“

وہ اس قدر غصہ کی حالت میں تھے۔ جو بیان سے باہر ہے۔ کہنے لگے کہ لکچر لکچر انجمن اسلامیہ کے پریذیڈنٹ جمال الدین صاحب نے مجھے فون کیا ہے۔ کہ دو بار تھی صاحب کل مہرہ ۱۲ ۱۹۵۷ء کی شام کو جناب مولوی ساقی صاحب کے ساتھ بات چیت کے لئے نہیں آئیں گے۔ اور جب جمال الدین مجھے فون کر رہا تھا۔ تو وہ اس طرح فون کر رہا تھا۔ کہ پہلے اس کو دو بار تھی ایک بات بتائے۔ اور پھر اس بات کو جمال الدین مجھے کہتا۔ اور ان دونوں کی یعنی جمال الدین اور دو بار تھی صاحب کی گفتگو مجھے فون پر سنائی دیتی تھی۔

چنانچہ میں نے یاس حبیب صاحب نے کہا۔ کہ جب یہ بات سنی۔ تو مجھے اس قدر غصہ آیا۔ کہ میں نے اپنا فون زور سے میز پر پھینکا۔ ان کے انکار سے میرے دل پر سخت چوٹ لگی۔ دو بار تھی صاحب نے میری سخت بے عزتی کی ہے۔ اور انہوں نے جوڑے بولا ہے۔ میرے ساتھ خود میرے مکان پر آکر ایک بات خود مقرر کی۔ اور اب اس کے خلاف خود ہی کہہ دیا۔ اور وعدہ کر کے بھاگ گئے۔ یہ لوگ جوڑے ہیں۔ میں نے فون پر جمال الدین صاحب کو کہہ دیا ہے۔ کہ مولانا صاحب کی آپ میں صرف اتنی عزت کرنا ہوتی۔ اور جو میرے دل میں باقی رہ گئی ہے۔ کہ وہ بولتے ہیں۔ اور پر دسی ہیں۔ اگر وہ مولانا ہوں گے۔ تو تمہارے لئے لیکن میرے لئے کچھ بھی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے جوڑے بولا ہے۔ اور وعدہ خلافی کی ہے۔ اس کے بعد ہماری طرفت مطالب ہو کر کہنے لگے۔ کہ آپ حضرات کے لئے میرا گھر ہر وقت کھلا ہے۔ اور جو بھی ہو سکا۔ میں اپنی توفیق کے مطابق دعوت احمدیت میں آپ کی امداد کروں گا۔ کیونکہ مجھے دیا دینی صاحب کے جوڑے کا علم ہو گیا ہے۔

یہ واقعہ ہر سعید روح کے لئے موجب عبرت ہے۔ اور ہمارے پینا بھی بھائیوں

قسم کا نکرہ کریں۔ میں ہر بات کا ذمہ دار ہوں۔ آپ میری دلی خواہش کو پورا کریں۔ اور حقیقت کے معلوم کرنے میں میری مدد کریں۔

۱۰۔۱۱ کی دوپہر کو ہم نے یاس حبیب صاحب سے کہا۔ کہ ہم بات چیت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ آپ دو بار تھی صاحب سے معلوم کر کے نہیں مطلع کر دیں۔ ۱۲ ۱۱ ۵۷ء کو حبیب صاحب ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور کہنے لگے۔ کہ مولوی دو بار تھی صاحب جمال الدین صاحب پر پریذیڈنٹ انجمن اسلامیہ محمد یعقوب صاحب اور بابا حسن صاحب میرے مکان پر آئے تھے۔ اور ۱۲ ۱۱ ۵۷ء بروز بدھ شام کے ساڑھے سات بجے کا وقت مقرر کر گئے ہیں۔ طرفین دس دس افراد اپنے ساتھ لائے ہیں۔ اور بات ان میں اور ہوگی۔ جو کہ میں نے دو بار تھی صاحب کو بھی لکھوا دی ہے۔ اور آپ بھی نوٹ کریں۔ اور وہ تین باتیں یہ ہیں۔

۱۔ آپ نے دینی ساقی صاحب کا کہہ۔ کہ مولوی دو بار تھی صاحب نے اپنے ہمیں، لیکچروں میں مختلف بیان دیے ہیں۔ پہلے دو دفعہ تو کہے کہ حضرت مرزا صاحب نے ظلی ہی میں اور نہ بروزی اور آخر میں کہا۔ کہ مال وہ ظلی اور بروزی ہیں ہیں۔

۲۔ آپ نے دینی ساقی صاحب نے کہا ہے۔ کہ مولوی دو بار تھی نے ٹرینڈاڈ میں جب جیکم خاں صاحب نے ان کے سامنے حقیقت لکھی پیش کی۔ تو وہ بڑھ نہ سکے۔ یا انہوں نے پڑھنا نہ چاہا۔ اس بات کو آپ دینی ہم دونوں ثابت کریں۔

۳۔ آپ دینی ساقی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے حضرت مرزا صاحب کو بنی ثابت کریں۔ (ظلی اور بروزی۔ ناقل) اور مولوی دو بار تھی صاحب مجدد۔

جب یاس حبیب صاحب نے یہ باتیں نوٹ کر دیں۔ تو ہم نے کہا۔ کہ ناں تو مسئلہ نبوت پر آکر ٹوٹتی ہے۔ بہر حال بات تو نبوت پر آجائے گی۔ کیونکہ حقیقت لکھی صفحہ ۱۲۴ کی عبارت تو یہ ہی نبوت سے متعلق جس پر حبیب صاحب نے کہا کہ ناں مرکزی لفظ تو نبوت ہی ہے۔ ہم نے یہ باتیں نوٹ کر لیں۔ اور وقت مقررہ پر پہنچنے کا وعدہ کیا۔ ۱۳ ۱۱ ۵۷ء کی شام کو چیم نے حبیب صاحب کو ہمارے ملاقات کے لئے ہمارے مکان پر تشریف لائے۔ اور جاتی دفعہ کہنے لگے کہ کل وقت پر آجائے۔

